سوم اعلے جیسے شیرین ترین س کیسے اسما صفت کا فائدہ دیتے ہین ج
وہ مرکب غیر مفید جو دو اسم یا ایک اسم اور ایک صفت یا اسم اور فعل یا اسم
اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین وہ اکثر فائدہ صفت کا دیتے ہین
جیسے ماہرو خوشخوی گلفشان کم عقل دانا س مرکب امتزاجی کی تعریف کیا ہی
اور اوسکی کتنی قسمین ہین ج مرکب امتزاجی اوسکو کہتے ہین جسمین دو کلمے ملکر ایک
ہو جاتے ہین جدا جدا معلوم نہون جیسے یازدہ یا اوسکا دوسرا جز علیحدہ معنی مستقل
نرکھتا ہو اور اوسکی دو قسمین ہین اول وہ مرکبات جو فعل اور حرف سے مرکب ہوتی
ہین جیسے دانا اور دانش۔ دوم وہ جو حرف اور اسم سے بنتے ہین اور بہہ کئی معنون کا
فائدہ دیتے ہین۔ اول فاعلیت جیسے آہنگر دوم نسبت جیسے زرین سوم لیاقت جیسے
دادنی چہارم تشبیہ جیسے آسمان پنجم محافظت جیسے ساربان ششم بمعنی صاحب جیسے
خردمند ہفتم مشارکت جیسے ہمراہ ہشتم تصغیر جیسے طفلک نہم اتصاف جیسے خوابناک
دہم ظرفیت جیسے نمکسار س مرکب غیر امتزاجی کی تعریف اور قسمین بیان کرو ج
مرکب غیر امتزاجی وہ ہے کہ اوسکے کلمات جدا جدا معلوم اور بامعنی ہون اور اوسکی
کئی قسم ہین۔ ایک وہ ترکیب جو الفاظ مفید معنے رنگ کے ساتھہ مرکب ہو جیسے
سبز رنگ۔ گلگون۔ لالہ فام۔ سیہ جردہ۔ دوم مرکب تمیزی جس مین ایک
اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام کو رفع کرے جیسے یک من شہد دو
چمچہ دوغ وغیرہ۔ سوم وہ مرکب جو اشارہ اور مشار الیہ سے ترکیب پاوی
جیسے اینجہان وغیرہ۔ چہارم جو دو اسم جامد کے مکرر لانے سے حاصل ہو اور
فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا چمن چمن یا کوئی اسم جامد کسے

مرکب امتزاجی

مرکب غیر امتزاجی

۱۰.

عدد یا کسی اور لفظ سے ترکیب پاکر فائدہ معنی کثرت کا دے جیسے یکسر تمام لشکر۔ پنجم ترکیب عطفی جو معطوف اور معطوف علیہ سے مرکب ہو جیسے زید و عمرو اور بکر یا زید اور اسمین مرکب تعدادی بھی داخل ہے جیسے بست و یک وغیرہ ششم ترکیب اتصالی جسمین دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے ملکر ایک کلمہ ہو جاوین جیسے لبالب تازہ بتازہ۔ ہفتم ترکیب تشبیہی جیسے سرو قامت ہشتم ترکیب علمی جیسے شمس الدین نہم اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے کاروان س اسم جامد اور امر ترکیب پاکر کس کس معنی کا فائدہ دیتے ہین ج اول فاعلیت جیسے روح افزا دوم مفعولیت جیسے دلپذیر سوم مصدر جیسے قدمبوس چہارم اسم آلہ جیسے قطزن۔ پنجم ظرف جیسے زمین زرخیز س کوئی مثال مرکب غیر مفید کی تبلاؤ ج پسر زید سلیم الطبع مراد خان۔ اور قاتل خونریز خنجر بکف ۰

فصل دوم جملہ یعنی مرکب تام کے بیان مین

س کلمہ کے اقسام مین سے کون کون کلمے ملکر جملہ اور مرکب مفید ہونے کی صلاحیت رکھتے ہین اور اُسکی کے قسمین ہین ج جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل کے ملنے سے بنتا ہے خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً اور اوسکے دو قسمین ہین اسمیہ و فعلیہ س جملہ کے اجزا کا نام کیا ہے اور انکے درمیان کے علاقہ کو کیا کہتے ہین ج جملہ مین ہمیشہ دو جز ضرور ہین ایک مسند دوسرا مسند الیہ یعنی اسکے اجزا مین سے جو کسی چیز کیطرف نسبت کیا جاوے اوسے مسند یا محکوم بہ کہتے اور جسکی طرف نسبت کرین اسے مسند الیہ یا محکوم علیہ کہتے ہین اور ان کے

درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہی س اسناد کسکو کہتے ہین
اور کلمات مین سے کون مسند ہوا کرتا ہی اور کون مسند الیہ ج اسناد ایک کلمہ
کا دوسرے کی طرف ایسی طرح نسبت کرنا ہی کہ مخاطب کو فائدہ تام حاصل ہو اور
اسم مسند اور مسند الیہ دونو ہو سکتا ہی جیسی زید دانا است اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا
ہی مسند الیہ خواہ اسم ہو جیسے زید زد خواہ ضمیر ہو جیسے زدم اور حرف نہ مسند
ہوتا ہی نہ مسند الیہ س بیا اور راے زید مفرد ہین یا جملہ ج بیا اگرچہ ظاہر مین
ایک لفظ ہی مگر تقدیراً دو ہین کیونکہ ضمیر واحد مخاطب اسمین مستتر ہے اور
ایسے ہی اے زید کے معنی ہین منیخوانم زید را پس بیا جملہ فعلیہ ہے اور اے
زید بھی قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہے س جملہ فعلیہ کی تعریف اور اقسام مع تعریف
تبلاؤ ج جملہ فعلیہ وہ ہے جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو فعل مسند ہوتا ہی
اور فاعل مسند الیہ پس اگر فعل لازم ہو سواے افعال ناقصہ کے تو جملہ
صرف فاعل پر تمام ہو جائیگا جیسے زید نشست اور اگر متعدی ہوگا تو مفعول
کو بھی چاہیگا جیسے زید عمر درازد س فعل ناقص کسکو کہتے ہین اور جملہ فعلیہ
مین اوسکی فاعل کا کیا نام ہے ج جو فعل لازم کہ سوائے فاعل کے کسی
اور چیز کا بھی محتاج ہو اوسکو ناقص کہتے ہین اور اوسکے فاعل کو فعل ناقص
کا اسم اور دوسری چیز کو خبر کہتے ہین جیسے زید عالم شد مین زید اسم ہی شد
کا اور عالم خبر س سوا افعال ناقصہ کے اور ون کو کیا کہتے ج وہ افعال
تام کہلاتے ہین بلکہ اگر افعال ناقصہ کی معانی مین احتیاج خبر کی نرہی تو اسصورت
مین وہ بھی تام کہلائینگے جیسے ابر شد مین شد فعل تام ہی س جملہ فعلیہ مین اگر فعل

مجہول ہو تو اوسکا فاعل نہین ہوگا پھر جملہ کیسے بنیگا ج فعل اگر مجہول ہوگا تو
متعدی ضرور ہوگا پس اوسکے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کردیتے ہین اور اوسکو
مفعول مالم یسم فاعلہ اُس فعل کا کہتے ہین اور فعل مجہول کا مسند الیہ اُسی کو کرکے
جملہ بناتے ہین جیسے کتاب دیدہ شد مین دیدہ شد فعل مجہول اور کتاب اُسکا
مفعول مالم یسم فاعلہ دونو ملکر جملہ فعلیہ ہوا

فاعل

س فاعل کی تعریف کیا ہی اور اُسمین
اور اسم فاعل مین کیا فرق ہے ج فاعل وہ ذات ہی جس سے کوئی فعل صادر ہو
یا اسکے ساتھہ قائم ہو یعنی جو کسی فعل کا مسند الیہ ہو اور اسم فاعل وہ الفاظ ہین جو
مصدر سے مشتق ہون اور ذات مذکور پر دلالت کرین پس فاعل بجائی مسمیٰ
کے ہی اور اسم فاعل بمنزلہ اسم کے س فعل اور فاعل مین کس کس چیز مین
اتحاد شرط ہی ج وحدت و جمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم مین فعل و فاعل ایک
سے ہونے چاہئین جیسی اومے آید ما مے آئیم مگر جب فاعل غیر ذی روح ہوتا
ہی تو جمع مین بھی فعل واحد لاسکتے ہین جیسی سخنہا در میان آمد بجاے آمدند

مفعول

س مفعول بہ کسکو کہتے ہین اور اسمین کیا کیا چیز داخل ہے ج مفعول بہ وہ
ذات ہی جپر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب را بہ بین ۔ مین کتاب مفعول
بہ ہے اور منادی اور مندوب اور محذر منہ مفعول بہ مین داخل ہین یعنی یہہ
بھی فعل محذوف کے مفعول بہ ہوا کرتے ہین جیسے اے زید اصل مین
ہے میخوانم زید را لیکن فعل اور فاعل کو حذف کرکے حرف ندا کو اوسکے قائم
مقام کردیا اسیطرح آہ زیدا اور زد زد مین سے فعل حذف ہوگیا اور
اول مین حرف ندبہ اور دوسرے مین مکرر لانا مفعول بہ کا قائم مقام فعل کے ہی

مفاعیل سہ گانہ

س مفعول ہے کے سوا کوئی اور بھی مفعول ہوتا ہے ج ہان فارسی مین تین اور
مفعول ہوتے ہین اول مفعول مطلق یعنی فعل کے ساتھہ اُسکا مصدر یا حاصل مصدر
یا مصدر کا مرادف واقع ہو جیسے زید یک نشست خواہد نشست یا ضربی میزند
اور اس طرح لانے سے فائدہ تاکید یا تعداد کا ہوتا ہے اور اگر حاصل مصدر کو
مضاف لائین تو مفعول مطلق سے فائدہ وضع کا ہوتا ہے جیسے نشست اسیری نشینم یعنی
اسیرون کی سی بیٹھک۔ دوم مفعول فیہ یعنی فعل کے ہونے کی جگہہ یا وقت اول کو ظرف
مکان اور دوم کو ظرف زمان کہتے ہین جیسے شب کجا بودی مین شب ظرف زمان ہے اور کجا
ظرف مکان سوم مفعول لہٗ جسکی سبب سے فعل کیا جائے اوسکی بھی دو قسمین ہین۔ ایک یہہ
کہ اوسکے باعث سے فعل واقع ہو اور سبب مذکور پہلے سے موجود ہو جیسے دیانتہ راست
گفتم یعنی بباعث دیانت۔ دوسرے یہ کہ فعل سے وہ سبب مقصود ہو پہلے سے موجود نہو
جیسے زید را تادیباً زدم یعنی براے حصول ادب س ان مفعولون کا دوسرا کیا نام ہے

متعلقات فعل

ج اُنکو فضلہ اور زائد اور متعلق فعل کہتے ہین س سواے ان مفعولون کے اور
کون سے فضلے اور متعلق ہین مع تعریف و مثال بتاو ج وہ دو ہین اول جار و
مجرور یعنی حروف جارہ مع اُن اسماکے جنپر وہ داخل ہون یہہ ہمیشہ فعل یا شبہ فعل
یعنی مصدر و اسم مشتق کے متعلق ہوا کرتے ہین اور فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونیکی
صلاحیت نہین رکھتے جیسے از سند تا چین رفتم اسمین از سند اور تا چین دونو جار و
مجرور ہین اور متعلق رفتم کے اور جہان فعل یا شبہ فعل مذکور نہین ہوتا وہان محذوف
ہاتے ہین جیسے ع بنامِ ایزدِ داناے اکبر ٭ کہ جار و مجرور ابتدا میں کنم محذوف کی
متعلق ہین۔ دوم حال یعنی وہ اسم یا جملہ کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے

اور جس فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان ہوگی اوسکو ذوالحال کہین گے اور ذوالحال
اور حال ملکر فعل کا فاعل یا مفعول ہوگا مثلاً زید خندان می آمد مین زید ذوالحال ہی
اور خندان اُسکا حال اور دونو ملکر مے آمد کے فاعل ہین یا آفتاب را تابان دیدم مین
آفتاب ذوالحال ہے اور تابان اُسکا حال اور دونو ملکر مفعول ہین دیدم کے اور
عربی مین تمیز اور مستثنی بھی فضلے ہوا کرتے ہین مگر فارسی مین وہ ہمیشہ فضلے
نہین پڑتے چنانچہ آگے معلوم ہوگا س جملہ فعلیہ مین سے کس کس مقام پر
فعل محذوف ہوتا ہے ج ایک بجواب استفہام مین سے فعل کو حذف کر دیتے
ہین جیسے کوی کہے کہ آمد آدسکے جواب مین کہا جاوے زید تو یہان آمد محذوف
ہے اور کبھی فعل و فاعل دونو محذوف ہوتے ہین جیسے کوئی کہے کہ زید کرا زد اور
اوسکے جواب مین کہا جاوے بکر را تو یہان سے زد زید بقرینہ سوال محذوف کر دیا
ہے دوم ب بمعنی ابتدا کے اور ب بمعنی قسم کے پہلے بھی جملہ محذوف ہوتا ہے
جیسے ع بنام جہاندار جان آفرین ہ کے پہلے ابتدا میکنم محذوف ہے اور بخدا
کے پہلے قسم میخورم - سوم ندا اور منادی مین بھی محذوف ہوتا ہے اور اُسکی مثال
مذکور ہو چکی س جملہ اسمیہ اور اوسکے اجزا کے نام مع تعریف تبلاؤ ج جملۂ اسمیہ
وہ ہے جو دو اسمون سے بنے انمین سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور
مبتدا کی پہچان یہہ ہے کہ ہمیشہ اسم ذات ہوا کرتا ہے جیسے زید دانا است مین زید
اسم ذات مبتدا ہے س رابطہ کسی کہتے ہین اور اوسکا کیا حال ہے ج
وہ لفظ جس سے مبتدا اور خبر کے درمیان ربط ہو جاتا ہے اوسے رابطہ کہتے ہین
اور وہ فارسی مین چھہ ہین ست ند ی ید م یم اور اکثر خبر کے بعد

آتے ہین اور وحدت اور جمعیت مین مطابق مبتدا کے ہوتے ہین جیسے زید جاہل است
و مرومان عاقلند اور اگر خبر کے آخر مین الف یا ہ ہوتی ہے تو روابط سے پہلے الف
زائد لاتے ہین جیسے کتاب بیش بہا است و نقوش دیرینہ اند س کیا مبتدا کبھی
محذوف بھی ہوجاتا ہی ج ہان بقرینہ سوال وغیرہ کبھی مبتدا کو حذف کردیتے ہین
جیسے کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست - اور اوسکے جواب مین کہا جاوے کہ پسر زال است
تو یہان سے لفظ رستم کہ مبتدا ہی محذوف ہوگیا ہی س جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی کتنی
قسمین ہین مع تعریف بیان کرو ج ہر ایک کی دو قسمین ہین - خبریہ اور انشائیہ
جملہ خبریہ اوسکو کہتے ہین جسکے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکین یعنی جو جملہ اوسنے
زبان سے نکالا ہی اوسکو مطابق حقیقت حال کے یا غیر مطابق بتا سکین پس جملہ
خبریہ کے لئے ایک ماجرا کا ہونا ضرور ہے جسکے ساتھ اس جملہ کی مطابقت دیکھی
جائے اور جملہ انشائیہ وہ ہی کہ اوسکے کہنے والیکو سچا اور جھوٹا نہین کہہ سکتے یعنی
اوسمین کوئی اصلی ماجرا نہین ہوتا جسکی مطابقت سے اوسکو سچا اور غیر مطابقت سے
جھوٹا کہا جائے بلکہ وہی جملہ کے الفاظ متکلم کی غرض ظاہر کرتے ہین کسی دوسرے واقعہ
کی کیفیت بیان نہین کرتے اور جملہ انشائیہ کی نو قسمین ہین اول امر جیسے بزن
دوم نہی مزن سوم تمنی کاش عالم شدمی چہارم ندا ای کریم کرم کن پنجم قسم
بخدا کہ رویت نہ بینم - ششم - تعجب چہ گویا است زید ہفتم - استفہام چہ میکنی
ہشتم عرض یعنی کسی کام کا شوق دلانا جیسے مطالعہ مثنوی چرا نہ بینی کہ سبق آسان
نماید نہم عقود یعنی معاملات داد و ستد مین جو جملے مستعمل ہین جیسے بائع کہے
کہ بہ شش فروشم اور مشتری کہے بہ پنج خریدم س کون کون جملہ بغیر دوسرے

جملہ کے تمام نہین ہوتا ۔ ج اول ندا اور منادی بدون ایک جملہ کے (جسے جواب
ندا کہتے ہین ت) تمام نہین ہوتا جیسی اے رحیم رحم کن ۔ اسمین دوسرا جملہ یعنی رحم کن ۔
جواب ندا ہی دوم قسم کہ بے جواب کے پورا نہین ہوتا جیسی بخدا چنین خواہم کرد
سوم شرط کہ بدون جواب کے (جسکو جزا کہتے ہین) پورا نہین ہوتا جیسی اگر رفتی
جان بسلامت بردی اور یاد رہی کہ کبھی جزا کو محذوف بھی کردیتی ہین جیسی ع تراگر
باقضا یارے جنگ است ٭ مین بجنگ محذوف ہی س ترکیب کے اعتبار سے ۔
جملہ کی کے قسمین ہین مع تعریف ومثال تبلاؤ ج اول مستانفہ جو ابتداء کلام
مین واقع ہو جیسی علم خزینہ الیست مقفل ۔ دوم معترضہ جو مبتدا وخبر یا فعل وفاعل کی
بیچ مین آجاوے اور ان سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو جیسی دوست من خدا ایش بیامرزد خوب
بود اسمین خدا ایش بیامرزد جملہ معترضہ ہی سوم مبینہ جو بطور تفسیر کلام سابق کی واقع
ہو اور اس جملہ کے پہلے کاف بھی آیا کرتا ہی جسکو بیانیہ کہتے ہین پس یہہ جملہ مبین
کی ذات کا بیان ہو تو مبتدا اسمین سے حذف کردیتی ہین جیسی زید کہ فاضل
است کجاست اصل اسکی ہے زید کہ او فاضل است کجا است اور اگر متعلق مبین کا
بیان ہو تو مبتدا حذف نہین کرتے ہین جیسی دوست من این طالب علم ست
کہ کتابش خوب ست کتابش مبتدا مذکور ہی اور طالب علم مبین کا متعلق اور یاد رہی کہ جملہ
مبینہ فعلیہ بھی ہوا کرتا ہی جیسے ع شنیدم کہ خسرو بشیرو گفت ٭ چہارم قسمیہ جو قسم
اور جواب قسم سے ملکر ہوتا ہی جیسے ع بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن پنجم ۔
شرطیہ یہ دو جملون سے مبنا ہی اول کو شرط کہتے ہین جسپر حرف شرط ہوتا ہے اور
دوسرے کو جزا جیسی فردا اگر مے آئی اکرام خواہم کرد ششم معللہ جو سبب کلام

سابق ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف در دان بود ہفتم نتیجہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے عالم متغیر ست وہر متغیر حادث ست یہہ دونو جملہ شکل اول منطق کی ہین اور بطور قواعد منطقیہ لفظ مکرر متغیر کو اگر حذف کر کے جملہ بنا مین تو عالم حادث ست رہتا ہی پس عالم حادث ست جملہ نتیجہ ہی ہشتم معطوفہ جیسے زید آمد و خالد رفت اسمین خالد رفت جملہ معطوفہ ہی نہم ندائیہ جو ندا اور جواب ندا سے مرکب ہو جیسے اے کریم کرم کن دہم تعقیبیہ جس سے مضمون سابق کے عقب کا مضمون معلوم ہو جیسے بدہلی رفتم در آنجا سوداگری دیدم یازدہم دعائیہ جیسے عمرت دراز باد

فصل سوم حل الترکیب کے بیان مین جو کہ قواعد فارسی کے سب

مؤلفون نے سوائے اسکے کہ چند مثالونکی ترکیب ہر مضمون کے ذیل مین لکھدی ہی زیادہ نہین لکھی اسلئے اکثر طلبہ ترکیب لکھنے مین بہت الجھتے اور غلطی کرتے ہین اس نظر سے اب بہت سے نظم ونثر کی ترکیب ذیل مین لکھی جاتی ہی تاکہ طلبہ کو سب طرحکے جملون کی ترکیب لکھنا آسان ہو جاوے اور قبل بیان ترکیب کے چند ایسی باتین جو ترکیب لکھنے مین مدد کرین مذکور کیجاتی ہین پس ترکیب لکھنے کیوقت اول یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ جملہ فعلیہ ہی یا اسمیہ یعنی جملہ مین اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اوسکو جملہ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہہ معلوم ہو کہ جملہ فعلیہ ہی تو دیکھنا چاہئے کہ فعل لازم ہی یا متعدی اگر لازم ہو تو اوسکا فاعل تلاش کرین اور متعدی مین فاعل اور مفعول بہ دونونکو تلاش کرین اور اوسکے اجزا کو جدا جدا لکھین کہ یہہ فعل ہی اور اوسکا فاعل یہہ ہی اور اگر کوئی اور مفعول یا متعلقات مین سے بھی جملہ مین مذکور ہو تو اوسکو بھی بیان کرو اور پھر سبکو ملا کر جملہ فعلیہ لکھو اور اگر یہہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہی تو اوسکے اجزا کو علیحدہ لکھو کہ مبتدا کون ہے اور خبر کون اور متعلقات مین سے جو ہو اُسکا بھی نام لو اور سبکو ملا کر جملہ اسمیہ لکھو پھر

جملہ کو دیکھین کہ محتمل جھوٹ اور سچ کا ہے یا نہین اگر سچا اور جھوٹا ہو سکتا ہو تو اسکو
جملہ خبریہ کہو ورنہ جملہ انشائیہ - اور جس جگہ جملہ کے شروع پر کاف بیانیہ ہو تو اسکو
معلوم کرو کہ صلہ ہے یا وصف ہی یا محض بیان ہی اور پھر موصول یا موصوف یا
مبین کو تلاش کرنا چاہئے اسیطرح جب سب اجزا معلوم ہو جائین تو سب کو ملا کر ترکیب
لکھنا چاہئے اور نیز ترکیب لکھنے مین قاعدہ ہائے مفصلۂ ذیل کو خوب یاد رکھنا چاہئی

(۱) جب فعل معروف کے معنے کے ساتھہ لفظ کون یا کسنے ملاوین تو اوس کے
جواب مین جو لفظ واقع ہو اوسے فاعل کہو جیسے رفت زید اور گفت عمرو مین رفت
کے معنے گیا کے ساتھہ جب لفظ کون ملادین تو زید جواب مین واقع ہوگا اور
یہی فاعل ہے اور ایسے ہی گفت کے معنے کہا کے ساتھہ کسنے لگادین تو اوسکے
جواب مین عمرو کہا جاویگا پس عمرو فاعل ہے اور علی ہذا القیاس ہر فعل معروف
مین یہی قاعدہ جانو ❖

(۲) جب فعل مجہول کے معنی کے ساتھہ کون یا کیا ملادین تو اوسکے جواب مین
مفعول مالم یسم فاعلہ واقع ہوگا جیسے زید کشتہ شد اور سخن شنیدہ شد مین معنے
افعال کے ساتھہ الفاظ مذکور ملا کر سمجھہ لینا چاہئے اور فعل مجہول متعدی بدو
مفعول مین جو لفظ جواب مین کون کے واقع ہو اوسی مفعول مالم یسم فاعلہ جانو اور
جو کیا کے جواب مین آوے اوسی مفعول بہ سمجھو جیسے زید دانا دانستہ شد مین
زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور دانا مفعول بہ ہے ❖

(۳) جب فعل معروف کے ساتھہ کسکو یا کیا ملاوین تو جواب مین مفعول بہ واقع
ہوگا جیسے زید عمرو را زد اور زید طعام را خورد مین عمرو اور طعام مفعول بہ ہین

اور جب فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہی تو اول مفعول کسکو کے جواب مین اور ثانی کیا کے جواب مین واقع ہوا کرتا ہی جیسے زید را دانا دانستم اسمین زید مفعول بہ اول اور دانا مفعول ثانی ہے ٭

(۴) جب فعل کے معنی کے ساتھہ کب یا کہان ملاوین تو اوسکے جواب مین مفعول فیہ واقع ہوگا اور یاد رہے کہ جو لفظ جواب مین کب کے واقع ہوتا ہی اُسی ظرف زمان کہتے ہین اور کہان کے جواب کو ظرف مکان جیسے سحرگاہ زید را بالائے بام کشتم اِس مثال مین سحر اور بام مفعول فیہ ہین۔

(۵) جب فعل کے معنی کے ساتھہ کسواسطے یا کس سبب سے یا کیون ملاوین تو اسکے جواب مین مفعول لہ واقع ہوگا جیسے زید را تادیبا زدم ۔ اِس مثال مین تادیبا مفعول لہ ہے ٭

(۶) جب فعل کے معنی کے ساتھہ لفظ کیسا کسقدر یا کس طرح یا کے بار ملاوین تو اوسکے جواب مین مفعول مطلق واقع ہوگا جیسے زدم زید را زدنی اور نشست امیر نشستم اور ریک ضرب زدم ۔ ان مثالون مین زدنی اور نشست امیر اور ریک ضرب مفعول مطلق ہے اور انمین سے اول تاکید دوسرا وضع تیسرا عدد کے معنی کا فائدہ دیتا ہے

(۷) جب فعل کے معنی کے ساتھہ کس صورت سی یا کس حالت مین یا کیونکر ملاوین تو اُسکے جواب مین حال واقع ہوگا جیسے زید را تشنہ کشتم اسمین تشنہ حال ہے اور زید ذوالحال ۔

(۸) جب دو اسمون مین سی ایک اسم کے ساتھہ لفظ کسکا یا کسکے یا کسکی ملا کر

سوال کرین تو اوسکے جواب مین مضاف الیہ واقع ہوگا اور پہلے اسم کو مضاف کہین گے جیسی غلام زید تر دعمر و کتاب بکران مثالون مین سمجھہ لینا چاہئے۔

(۹) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھہ لفظ کیسا۔ کیسے۔ کیسی۔ ملاوین تو اوسکے جواب مین صفت واقع ہوگا اور پہلے اسم کو موصوف کہین گے جیسے مرد نیک جوان عاقل زن خوشخو۔

(۱۰) جب کسی اسم کے ساتھہ کیا ہے ملاکر سوال کرین تو اوسکے جواب مین خبر واقع ہوگی اور پہلے اسم کو اس صورت مین مبتدا کہین گے جیسے زید دانا ست مین جب کہین کہ زید کیا ہے تو دانا اوسکے جواب مین واقع ہوگا پس زید مبتدا اور دانا خبر ہے۔

(۱۱) جب دو اسمون مین سے اول کے معنی کے ساتھہ کیا چیز یا کس چیز کے۔ یا کس چیز سے کو ملاکر سوال کرین تو اوسکے جواب مین تمیز واقع ہوگے اور اسوقت مین پہلے اسم کو ممیز کو کہین گے جیسے یکمشت خاک پس یکمشت ترکیب تعدادی ممیز ہی اور خاک تمیز اور علی ہذا القیاس دو پیمانہ شراب یک رطل جو وغیرہ۔

(۱۲) جب دو یا کئی اسمون کے بعد کون ہے ملاکر سوال کرین تو اوس کے جواب مین بدل واقع ہوگا اور اوسکے اول اسم کو مبدل منہ کہتے ہین جیسے خانصاحب شفق مہربان نورخان مین نورخان بدل اور اول کے اسما ترکیب توصیفی مبدل منہ ہین ؀

س بدل اور مبدل منہ کسی کہتے ہین اور بدل کی کتنی قسمین ہین ج جب دو اسمون سے ایک ہی ذات مقصود ہو تو اول کو مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہین

اور بدل کی چار قسمین ہین اول بدل کل جسمین معنی بدل کے اور مبدل منہ کے ایک ہون جیسے اورنگ زیب عالمگیر دوم بدل بعض کہ بدل کے معنی مبدل منہ کے معنی کے جز ہون جیسے زید پاپش بشکست مین پاپش بدل بعض ہے سوم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ مبدل منہ اوسکو مشتمل ہو جیسے زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہے چہارم بدل غلط کہ غلط کے بعد بولا جائے جیسے بشہد میروم بشیراز اور یاد رہے کہ بدل بعض اور اشتمال نثر مین نہین آتے نظم مین مستعمل ہین اور بدل غلط نثر اور نظم دونو مین مستعمل نہین ہوتا جبتک اوسکے پہلے حرف نفی مکرر نہ لاوین جیسے

ع بشہد میروم نے نے بہ شیراز ٭

اب جاننا چاہیئے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسما اسطرح کے ہین کہ وے بدون دوسرے جزون کے ملے جزو جملہ کا نہین ہوتے یعنے نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول تو اب اوسکا احوال مفصل سننا چاہیئے کہ اول مضاف ہے کہ بدون مضاف الیہ کے ملے ہوئے جزو جملہ کا نہین ہوتا بلکہ دونو ملکر ہوتے ہین مثلاً اونکے مبتدا ہونیکی مثال ٭ ترک احسان خواجہ اولے تر ٭ کاحتمال جفاے بواباں ٭ ترکیب اسکی یہہ ہے ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ ۔ یہہ دونو مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے ترک مضاف کی یہہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا اور اولے تر خبر کہ بمعنے از جار اور احتمال جفاے بواباں مرکب بترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے اولے تر خبر کے ۔ است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہے لپس

۱۵/ اسما کہ ترکیب ... دو ... اسما ... ساتھ ... ہوتے مین

مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا *
خبر ہونیکی مثال ع راستی موجب رضاے خدا است * ترکیب۔ راستی مبتدا موجب مضاف رضاے خدا ترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا *
فاعل ہونیکی مثال ع سوز جگر گداز دلِ من ز حد گذشت * ترکیب گذشت فعل سوز جگر گداز ترکیب توصیفی مضاف دلِ من ترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوے ز جار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوے فعل گذشت کے پس فعل ساتھ فاعل اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا
مفعول ہونیکی مثال ع بعہد تو مے بینم آرام خلق * ترکیب مے بینم فعل با فاعل آرام مضاف خلق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوے ب جار عہد تو ترکیب اضافی مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا *
دوم موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا *
مبتدا ہونیکی مثال ے دریاباں فقیر سوختہ را * شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام * ترکیب۔ شلغم موصوف پختہ صفت۔ یہہ ملکر مبتدا خبر کہ جار نقرہ موصوف خام صفت۔ صفت و موصوف ملکر مجرور ہوے جار مجرور ملکر متعلق ہوے خبر کے اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے اور ایسے ہی پہلے مصرعہ مین بھی دریاب میں جار مجرور اور فقیر سوختہ ترکیب توصیفی مجرور را جار ملکر

مفعول ہونے کی مثال تہ پنج مثقال عنبر بیار - ترکیب - بیار فعل با فاعل پنج مثقال ترکیب تعدادی ممیز عنبر تمیز - ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ ہوئے -

فائدہ کبھی تمیز نسبت سی ہوا کرتی ہی جیسے کہین کہ زید را عمدا کشتم - یہان عمدا تمیز ہے مارنے کی نسبت سے جو ضمیر متکلم کی طرف ہے -

ساتوان مستثنے منہ ہی کہ مستثنے کے ساتھہ ہوتا ہے -

مبتدا ہونے کی مثال جیسے کہین - ہمہ مردمان قریہ جز زید مجتمع اند - ترکیب - مردمان قریہ مرکب اضافی موکد ہمہ تاکید موکد اور تاکید ملکر مستثنے منہ جز کلمہ استثنا زید مستثنے - مستثنے منہ اور مستثنے ملکر مبتدا مجتمع خبر اند ربط -

فاعل ہونے کی مثال ہیچکس دران شہر ویران بنظر نیامدہ مگر درندگان ترکیب - نیامدہ فعل ہیچکس مستثنے منہ مگر حرف استثنا درندگان مستثنے مستثنے منہ اور مستثنے ملکر فاعل ہوئے - در جار آن اسم اشارہ شہر موصوف ویران صفت موصوف اور صفت ملکر مشار الیہ ہوئے - اشارہ اور مشار الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے - جار مجرور ملکر متعلق ہوئے نیامدہ کے اور ایسی ہی بنظر جار مجرور ملکر متعلق ہوئے -

مفعول ہونیکی مثال ع بضاعت نیاوردم الا امید - ترکیب - نیاوردم فعل با فاعل بضاعت مستثنے منہ الا حرف استثنا امید مستثنے - مستثنے منہ اور مستثنے ملکر مفعول بہ ہوئے -

فائدہ کبھی مستثنے منہ محذوف ہوتا ہے جیسے اس مثال من ؎ گفتا لعزت عظیم و

صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود - یہان سے لفظ
ہیچگاہ جو مستثنے منہ ہی محذوف ہی اور اصل مین عبارت یون ہی کہ قدم بر ندارم
ہیچگاہ مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود - ترکیب - گفتا فعل ضمیر اسمین مستتر ہے اُسکا -
فاعل اور مرجع اسکا لفظ یکے از دوستان اوپر مذکور ہو چکا با ئی قسم عزت
تعظیم مرکب توصیفی معطوف علیہ واو حرف عطف صحبت قدیم مرکب توصیفی -
معطوف - معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقسم بہ کاف بیانیہ بر نیارم فعل با فاعل
دم مفعول بہ جملہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف قدم بر ندارم کی ترکیب
مثل پہلے جملہ کے ہیچگاہ مستثنے منہ مگر حرف استثنا آنکہ کہ سخن گفتہ شود آنکہ موصول
کہ بیان صلہ گفتہ شود فعل مجہول سخن اوسکا مفعول مالم یسم فاعلہ یہ جملہ صلہ موصول
و صلہ ملکر مستثنی ہوا مستثنی منہ اور مستثنی ملکر مفعول فیہ ہوا فعل بر ندارم کا فعل سا فاعل
اور مفعول بہ اور مفعول فیہ کے ملکر جملہ ہو کر معطوف ہوا معطوف علیہ او معطوف ملکر جواب
قسم ہوا قسم اپنے جواب سے ملکر مقولہ ہوا گفت کا - گفت سا فاعل اور مقولہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا
آٹھوان مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہے +
مبتدا ہونیکی مثال رسم است کہ مالکان تحریر + آزاد کنند بندہ پیر +
اصل اس عبارت کی یہ ہی کہ این رسم متقرر است کہ مالکان تحریر بندہ پیر را آزاد
میکنند + ترکیب + این اشارہ اور رسم مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ آزاد
کنند فعل مرکب مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل اور بندہ پیر مرکب توصیفی مفعول
بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا مبین کا -
مبین اور بیان ملکر مبتدا متقرر اُسکی خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا

اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع انیست جوابش کہ جوابش ندہی ۔ ترکیب اسکی یہ ہے جوابش مرکب اضافی مبتدا این مبین کاف بیانیہ جوابش ندہی جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا۔ مبین اور بیان ملکر خبر ہوئی مبتدا کی ۔ مبتدا ساتھ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ع تن کہ بیدل بود ہم بجان شدست ۔ ترکیب۔ تن مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص او محذوف اسکا اسم بیدل خبر یہہ جملہ بیان ہوا مبین و بیان ملکر شدست کا اسم یعنی فاعل ہوا بجان اسکی خبر ہم حرف عطف ۔

مفعول ہونیکی مثال ع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود ۔ اصل اسکی یہ ہے کہ شنیدم این سخن کہ لقمان سیہ فام بود ۔ ترکیب۔ شنیدم فعل با فاعل این اشارہ سخن مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص لقمان اسکا اسم سیہ فام خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہوکر بیان ہوا بیان اور مبین ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

نواں اشارہ کہ مشار الیہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ این کتاب چہ خوش است ۔ ترکیب۔ این اشارہ کتاب مشار الیہ ملکر مبتدا چہ خوش خبر ست حرف رابط سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ ناش انیست ۔ ترکیب۔ ناش مرکب اضافی مبتدا

این اسم اشارہ اور نام مشار الیہ یہاں سے محذوف ہے اشارہ اور مشار الیہ ملکر خبر ۔

فاعل ہونے کی مثال ۔ دیروز این کتاب آمدہ است ۔ ترکیب ۔ آمدہ است فعل این اشارہ کتاب مشار الیہ ۔ اشارہ اور مشار الیہ ملکر فاعل دیروز مفعول فیہ ۔

مفعول ہونے کی مثال ۔ این وزد را بزن ۔ ترکیب ۔ بزن فعل با فاعل این اسم اشارہ وزد مشار الیہ ملکر مفعول بہ را علامت مفعول ۔

دسوان مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوتا ہے ۔

مبتدا ہونے کی مثال ۔ بکر برادر خالد موجود است ۔ ترکیب ۔ بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل ملکر مبتدا موجود خبر ۔

خبر ہونے کی مثال ۔ رئیس شہر سہراب پسر رستم است ۔ ترکیب ۔ رئیس شہر مرکب اضافی مبتدا سہراب مبدل منہ پسر رستم مرکب اضافی بدل ملکر خبر ۔

فاعل ہونے کی مثال ۔ زید برادر عمرو آمد ۔ ترکیب ۔ آمد فعل زید مبدل منہ برادر عمرو مرکب اضافی بدل ملکر فاعل ہوئے ۔

مفعول ہونے کی مثال ۔ رستم اسفندیار پسر گشتاسپ را کشت ۔ ترکیب ۔ کشت فعل رستم اسکا فاعل اسفندیار مبدل منہ پسر گشتاسپ بدل ملکر مفعول بہ ہوئے ۔

اسیطرح مشبہ مشبہ بہ کے ساتھ اور مفسر بفتح سین مفسر بکسر سین کے ساتھ اور موکد تاکید کے ساتھ اور ذوالحال حال کے ساتھ ہوتا ہے ۔ مشبہ اور مشبہ بہ

کے مفعول واقع ہونیکی مثال ع دھد نطفہ را صورتے چون پری ** اور مفرد مفسر کے مبتدا ہونیکی مثال - آن شہر یعنی بریلی نزدیک است اور حال وذوالحال ملکر فاعل ہونے کی مثال - زید خندان آمد - اور موکد تاکید ملکر خبر ہونے کی مثال - زید مردہ است مردہ - ترکیب ظاہر ہی اور ایسی ہی ہر ایک کی اور مثالین بھی بن سکتی ہین طالبعلم کو چاہیے کہ اپنے طبیعت سی سب مثالین بناوے ٭

تنبیہ جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوئے مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہین اسیطرح جملہ کے اور اجزا جوز وائد اور متعلقات ہوتے ہین بہی ہوسکتے ہین مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہوسکتا ہی جیسے وقت شب آمدہ ام اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال و بدل اور مستثنی مستثنے اور تاکید اور صفت وغیرہ بھی ہوسکتا ہے جیسے غلام زید ابوالحسن جہت نفسانیت نشست امیر حالت خندہ نشست اس مین ابوالحسن بدل اور جہت نفسانیت مفعول لہ اور نشست امیر مفعول مطلق اور حالت خندہ حال اور سب مرکب اضافی ہین اسیطرح اور مثالین بنالو اور نیز ممکن ہی کہ مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً مرکب توصیفی کا جزو واقع ہو اور یہہ مرکب مبتدا جزو وغیرہ اجزا جملہ مین سے واقع ہو تو ظاہر ہی کہ بعض صورتون مین جملہ بہت بڑہ جاویگا پس طالبعلم کو چاہیے کہ ایسی صورت مین گہبرا نجاوے بلکہ معنون کو جملہ کے خوب طرح غور کر کے ہر ایک علامت کو دیکھہ کر جملہ بناوے خواہ چہوٹا ہو یا بڑا اب یہان ترکیب ایک صفحہ گلستان اور ایک صفحہ بوستان کی لکھہ دیجاتی ہی یقین ہے کہ پڑہنے والے بعد اسقدر ترکیب لکھنے کے پھر محتاج تبلانے کے نرہین گے

پادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفہ درویشان نظر کرد یکے از انہا بفراست دریافت
وگفت ما درین دنیا بجیش از تو کمتریم و بعیش خوشتر و بمرگ برابر و در قیامت بہتر انشاء اللہ
مثنوی اگر کشور کشائی کامرانست * وگر درویش حاجتمند نانست * در آنحالت
کہ خواہند این وآن مرد * نخواہند از جہان بیش از کفن برد * چو رخت مملکت بربست
خواہی * گدائی بہترست از بادشاہی * ظاہر درویشان جامۂ ژندہ است و موی
سترده و حقیقت آن دل زندہ و نفس مردہ قطعہ نہ آنکہ بر سر دعوے نشیند
از خلقے * وگر خلاف کنند او بجنگ برخیزد * کہ گر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگی * نہ عارف
ست کہ از راہ سنگ برخیزد * طریق درویشان ذکرست و شکر و ایثار و خدمت
و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدین صفتہا موصوف ست بحقیقت
درویش ست اگرچہ در قبا است اما ہرزہ گردی بے نمازی ہوا پرستی
ہوس بازی کہ روزہا بشب آرد در بند شہوت و شبہا روز کند در خواب غفلت
بخورد ہر چہ در میان آید و بگوید ہر چہ بر زبان آید زندیق ست اگرچہ در
عبا است قطعہ اے درونت برہنہ از تقوی * کز برون جامۂ ریا داری
* پردۂ ہفت رنگ را بگذار * تو کہ در خانہ بوریا داری مثنوی دیدم گل تازہ
چند دستہ * بر گنبدے از گیاہ بستہ * گفتم چہ بود گیاہ ناچیز * تا در صف
گل نشیند او نیز * بگریست گیاہ و گفت خاموش * صحبت نکند کرم فراموش
گر نیست جمال و رنگ و بویم * آخر نہ گیاہ باغ اویم * گر بے ہنرم وگر ہنرمند
لطف ست امیدم از خداوند * من بندۂ حضرت کریمم * پروردۂ نعمت قدیمم *

باآنکہ بضاعتے ندارم ٭ سرمایۂ طاعتے ندارم ٭ او چارۂ کار بندہ داند ٭ چون ہیچ وسیلتے نماند ٭ رسمیست کہ مالکان تحریر ٭ آزاد کنند بندۂ پیر ٭ اے بار خدائے عالم آرائے ٭ بر بندۂ پیر خود ببخشائے ٭ سعدی رہ کعبۂ رضا گیر ٭ ایمرد خدا رہ خدا گیر ٭ بدبخت کسے کہ سر بتابد ٭ زین در کہ درے دگر نیابد ٭

ترکیب نظر کرد فعل مرکب بادشاہی فاعل ب جار دیدۂ استحقار ترکیب اضافی مجرور دونو ملکر متعلق فعل ہوئے در جار طائفہ درویشان ترکیب اضافی مجرور یہہ ملکر متعلق ہوئے اُسی فعل کے پس فعل فاعل اور دونو متعلقون سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ دانست فعل اور این امر جسکا بیان پہلا جملہ ہے مفعول بہ محذوف کے موصوف از جار آنہا مجرور ملکر متعلق ہوئے شوندہ یا کائن محذوف کے اور وہ مع متعلق صفت اور موصوف وصفت ملکر فاعل ب جار فراست مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جو راجع ہے ملک کیطرف اُسکا فاعل ما مبتدا در جار این اشارہ دنیا مشار الیہ ملکر مجرور اور الیسی ہے ب جار عیش مجرور او رازجار تو مجرور یہہ سب جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے کمتر کے اور کمتر معطوف علیہ ایم علامت جملہ اسمیہ و حرف عطف ب جار عیش مجرور ملکر متعلق ہوئے خوشتر کے جو معطوف ہے و حرف عطف ب جار مرگ مجرور ملکر متعلق ہوئے برابر معطوف کے یہہ سب معطوف اور معطوف علیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا و حرف عطف ان حرف شرط شاد فعل اللہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوئی در جار قیامت مجرور ملکر متعلق ہوئے بہتر کے۔

اور بہتر متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف لفظ ماکی اور ایسے ہی آئیم علامت جملہ
اسمیہ محذوف ہے پس مبتدا اور خبر ملکر جزا ہوئی شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر
معطوف ہوا اور معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقولہ ہوا گفت کا۔ گفت فعل اپنے
فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر عطف ہوا پہلے جملہ پر اگر حرف شرط
کشور کشائی مبتدا کامران خبر ست علامت سب جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ
ہوا و حرف عطف اگر حرف شرط درویش مبتدا حاجتمند نان ترکیب اضافی خبر
ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر
شرط درجار آن اشارہ حالت مشارالیہ دونو ملکر مبین کہ بیانیہ خواہند مرد
فعل این و آن معطوف علیہ اور معطوف ملکر فاعل۔ فعل و فاعل ملکر بیان
ہوئے مبین کے اور مبین بیان سے ملکر مجرور ہوا جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے
فعل نخواہند برد کے از جار جہان مجرور ملکر متعلق ضمیر مستتر راجع این و
آن کیطرف فاعل اور لفظ چیزے جو محذوف ہے وہ موصوف بیش اسم صفت
از جار کفن مجرور ملکر متعلق ہوئے بیش کے۔ لفظ بیش اپنے متعلق سے ملکر
صفت ہوئی۔ موصوف و صفت ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا
شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ چو حرف شرط خواہی بربست فعل با فاعل رخت
مضاف مملکت مضاف الیہ ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر شرط گدائی مبتدا بہتر
خبر از جار بادشاہی مجرور ملکر متعلق خبر ست علامت جملہ اسمیہ یہ سب
ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا نظاہر مضاف درویشان مضاف
الیہ ملکر مبتدا الجامہ موصوف زندہ صفت ملکر معطوف علیہ و حرف عطف دستک

موصوف ستردہ صفت ملکر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر خبر است علامت
جملہ اسمیہ۔ پس مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف حقیقت
مضاف آن مضاف الیہ ملکر مبتدا اول زندہ بترکیب توصیفی معطوف علیہ و
حرف عطف نفس مردہ بترکیب توصیفی معطوف دونو ملکر خبر است علامت
جملہ اسمیہ محذوف سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف - لفظ درویش یا
صوفی جو مبتدا ہی یہاں سے محذوف ہی آن موصول کہ صلہ کا بر جار سر
مضاف دعوی مضاف الیہ ملکر مجرور دونو ملکر متعلق فعل نشنید اور ضمیر مستتر
جو موصول کیطرف راجع ہی اسکا فاعل از جار خلقی مجرور ملکر متعلق نشنید
کے فعل و فاعل و متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ اور موصول صلہ سے ملکر
معطوف علیہ و حرف عطف گر حرف شرط خلاف مفعول بہ فعل کنند کا اور
فاعل اسکا ضمیر مستتر ہے جو لفظ مردمان خلق کی طرف راجع ہی پس فعل و
فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط برخیزد فعل او فاعل ب جار جنگ
مجرور ملکر متعلق فعل اور سب جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر معطوف معطوف
علیہ معہ معطوف بنرنہ بمعنی نیست علامت جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
معطوف علیہ کہ بمعنی بلکہ حرف اضراب گر حرف شرط فرو غلطد فعل جسمیں لفظ فرو زائد
ہے آسیا سنگ مرکب اضافی باضافت مقلوب اوری اس مین تنکیری یہہ
مرکب فاعل ز جار کوہ مجرور متعلق فعل فاعل متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط کہ
بمعنی ہر کہ موصول از جار راہ مضاف سنگ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر
متعلق برخیزد فعل کے ضمیر مستتر راجع بموصول اسکا فاعل جملہ فعلیہ صلہ

ہوا موصول وصلہ ملکر مبتدا مؤخر عارف خبراور نہ اور حست جو جبد اجد ا
ہین اصل مین نیست علامت جملہ اسمیہ کی ہی یہہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر خرا
شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر اعراب ہوا پہلے جملہ سے طریق درویشان ترکیب
اضافی مبتدا ذکر معطوف علیہ و حرف عطف شکر معطوف اور ایسے ہی ایثار و
خدمت و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل معطوف ہین معطوف علیہ
ان سب معطوفون سے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا ہر کہ
موصول بہ جار این اشارہ صفتہا مشار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق موصوف کی جو
خبر ہے مبتدا محذوف لفظ او کی ست علامت جملہ اسمیہ ملکر صلہ ہوا موصول
وصلہ ملکر مبتدا درویش بمعنی عارف خبر ست علامت جملہ اسمیہ بحقیقت
متعلق خبر اگرچہ حرف اتصال بمعنی باوجود آنکہ جسین با حرف جار وجود مضاف
ان مبین کہ بیانیہ او مبتدا محذوف و جار قبا مجرور ملکر متعلق موجود محذوف
کی جو خبر ہے است علامت جملہ اسمیہ یہہ جملہ اسمیہ بیان ہوا مبین کا مبین
مہ بیان مضاف الیہ اور مضاف معہ مضاف الیہ مجرور اور جار معہ
مجرور متعلق درویش اور وہ دونو متعلق سے ملکر خبر اور سب ملکر جملہ
اسمیہ ہوا اما کلمہ عربی اصل مین قائم مقام شرط کے ہوتا ہے لیکن فارسی
مین اکثر بجاے لیکن کے آتا ہے لہذا حرف استدراک ہر زہ گرد موصوف
ی موصولہ یا توصیفی بے نماز صفت ہوا پرست صفت دوم ہوس باز
صفت سوم موصوف مع سب صفات ملکر موصوف ہوا یا موصول کہ بیانیہ
آرد فعل متعدی ضمیر مستتر راجع بموصوف فاعل روز ۂ مفعول بہ

ب جار شب مجرور ملکر متعلق در جار بند مضاف شہوت مضاف الیہ ملکر مجرور
جار مجرور ملکر متعلق گرفتار محذوف کے اور وہ مع متعلق حال ہے ضمیر فاعل
آرد سے پس آرد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ
ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف کند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل شبہا مفعول
اول روز مفعول ثانی در جار خواب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر
مجرور اور جملہ فعلیہ معطوف ہوا بجورد فعل ضمیر مستتر فاعل ہرچہ موصول
آید فعل ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے فاعل در جار میان مجرور ملکر
متعلق فعل یہہ فعل و فاعل اور متعلق ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مفعول
بہ فعل بجورد کا یہہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف ہوا بحذف حرف عطف و حرف عطف بگوید فعل ضمیر مستتر فاعل
ہرچہ موصول در جار زبان مجرور ملکر متعلق فعل زآید کے ضمیر جو
موصول کیطرف پھرتی ہے اسکا فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول
مع صلہ مفعول بہ ہوا بگوید فعل کا پس فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف سوم یہہ معطوف علیہ سب معطوفون سے ملکر صفت ہوئی ہرزہ گرد
موصوف کی۔ یہہ موصوف مع صفت مبتدا از زندیق خبر ست علامت جملہ اسمیہ
اگرچہ در عبارات متعلق زندیق کے اور اسکی ترکیب بعینہ مثل اگرچہ در قبا است
کے ہے۔ اے حرف ندا آنکہ موصول محذوف درون مضاف ت مضاف
الیہ ملکر مبتدا برہنہ خبر از جار تقوی مجرور ملکر متعلق خبر است علامت جملہ
اسمیہ محذوف مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کی علت کا

از جار بر دن مجرور ملکر متعلق ہوئے داری فعل با فاعل کے جامہ مضاف
ریا مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہمہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی پہلے جملہ
معلول کی اور دونوں ملکر صلہ اور موصول مع صلہ منادی ہوا پردہ موصوف
ہفت رنگ ترکیب تعدادی صفت ملکر مفعول بہ را علامت مفعول بہ بگذار فعل
با فاعل ہمہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی فعل
داری کی کہ علت در جار خانہ مجرور ملکر متعلق داری فعل با فاعل کے بوریا
مفعول بہ ہمہ جملہ فعلیہ علت معلول اپنی علت سے ملکر جواب ندا حرف ندا اور منادی
اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ دیدم فعل با فاعل گل موصوف تازہ صفت ملکر
مضاف الیہ مقدم چند دستہ مرکب توصیفی مضاف ملکر ذوالحال بر جار گنبدے
مجرور ملکر متعلق ہوئے لبتہ کے ایسی ہی از جار گیاہ مجرور ملکر متعلق ہوئے
اوسی لبتہ کے لبتہ صیغہ اسم مفعول اپنے متعلقوں سے ملکر حال ذوالحال
مع حال مفعول بہ اور سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ گفتم فعل با فاعل بود فعل ناقص
چاہتا ہے اسم وخبر کو گیاہ موصوف ناچیز صفت ملکر اسم ہوا چہ مبین
تا بمعنے کاف بیان نشنید فعل او ضمیر اوس کا فاعل در جار صحبت
مضاف گل مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق نیز حرف عطف یہ سب
ملکر جملہ ہوکر بیان مبین مع بیان خبر فعل ناقص کی اور وہ اپنے اسم
وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ہوا پس گفتم فعل با فاعل اپنے مقولہ
سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ بگریست فعل گیاہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف
علیہ و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع گیاہ ہے فاعل

او مفعول بہ معہ اعلامت محذوف خاموش فعل با فاعل اور جملہ فعلیہ ہو کر معلول
زیرا کہ حرف علت محذوف نکنند فعل کرم مضاف الیہ جس کا مضاف محذوف
ہے یعنی اہل کرم اور دونو ملکر فاعل اور صحبت مفعول اول فراموش
مفعول ثانی اور یہہ جملہ فعلیہ علت گر حرف شرط نیست علامت جملہ اسمیہ
جمال معطوف علیہ و حرف عطف رنگ معطوف و حرف عطف بو معطوف
معطوف علیہ معہ معطوفون کے مبتدا حاصل خبر محذوف م مجرور را جار
محذوف ملکر متعلق خبر مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہوئی آخر مضاف
جس کا مضاف الیہ لفظ کار محذوف ہے ملکر ظرف متعلق خبر جملہ آئندہ
نہ بمعنی نیست علامت جملہ اسمیہ من مبتدا محذوف گیاہ مضاف باغ مضاف
او مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر خبر م رابط کا مبتدا و خبر معہ متعلق
ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہو کر مقولہ ہوا۔
گفت کا گفت اپنے فاعل و مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا۔
پہلے جملہ پر گر حرف شرط من مبتدا محذوف بے ہنر معطوف علیہ
و حرف عطف گر حرف عطف بمعنی تردیدیہ ہنر مند معطوف دونون ملکر
خبر م رابط جملہ اسمیہ ہو کر شرط لطف مضاف از اضافت کا خدا و ند مضاف الیہ
ملکر خبر مقدم م امیدم تر کیب اضافی مبتدا مؤخر ست علامت ملکر جملہ اسمیہ ہو کر
جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ من مبتدا بندہ مضاف حضرت مضاف کریم مضاف
الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر خبر اول م رابط کا پروردہ مضاف نعمت موصوف
قدیم صفت ملکر مضاف الیہ م رابط کا با حرف جار آن مبین کہ بیانیہ ندارم فعل

بافاعل بضاعتی مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف مدارم
فعل بافاعل سرمایہ مضاف طاعتی مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ
ہوکر معطوف معطوف علیہ معہ معطوف بیان ہوا مبین معہ بیان مجرور
اور جار و مجرور متعلق پروردہ کی وہ معہ متعلق خبر ثانی مبتدا کی مبتدا دونون
خبرون سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا - واند فعل او نما عمل چارہ مضاف کار
مضاف بندہ مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا مقدم چون
حرف شرط نماند فعل ہیچ ممیز و سیلتی تمیز ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
مؤخر جزا مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا رسم مبتدا این مبین محذوف کہ بیان
کا مالکان مضاف تحریر مضاف الیہ ملکر فاعل کنند فعل کا بندہ موصوف پیر
صفت ملکر مفعول بہ اول آزاد مفعول ثانی یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان
مبین سے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
ای حرف ندا بارخدا ای موصوف عالم آرا صفت ملکر منادی بنجشائی فعل بافاعل
بر جار بندہ موصوف پیر صفت ملکر مضاف خود مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق ملکر
جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا ای حرف ندا محذوف -
سعدی منادی گیر فعل بافاعل رہ مضاف کعبہ مضاف رضا مضاف الیہ ملکر
مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب ندا اور
حرف ندا منادی و جواب ندا ملکر جملہ ندائیہ ہوا اے حرف ندا مرد مضاف خدا
مضاف الیہ ملکر منادی گیر فعل بافاعل رہ مضاف خدا مضاف الیہ
ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب ندا اور

سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا ۔ بدبخت خبر مقدم کسے موصول کہ صلہ کا بتابد فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع موصول ہے فاعل تہر مفعول بہ زجار اآین اشارہ در مشارالیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہہ سب فعل و فاعل و مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول صلہ سے ملکر متبدا موخر اآست علامت جملہ اسمیہ محذوف متبدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کہ علت کا در موصوف دگر صفت ملکر مفعول بہ بنیابد فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع موصول ہے فاعل ملکر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا ٭

اشعار بوستان

۱	خبرداری از استخوان قفس	که جان تو مرغیست ونامش نفس	۱
۲	چو مرغ از قفس رفت وبگسست قید	دگر ره نگردد بسعی تو صید	۲
۳	نگہدار فرصت که عالم دمیست	دمی پیش دانا به از عالمیست	۳
۴	سکندر که بر عالمی حکم داشت	در آندم که بگذشت وعالم گذاشت	۴
۵	میسر نبودش کزو عالمے	ستانند ومهلت دهندش دمے	۵
۶	برفتند وهرکس درود انچه کشت	نماند بجز نام نیکو وزشت ٭	۶
۷	چرا دل برین کاروانگه نهیم	که یاران برفتند وما بر رهیم	۷
۸	پس از ما همین گل دمد بوستان	نشینند بایکدگر دوستان	۸
۹	دل اندر دلارام دنیا مبند	که ننشست باکس که دل برنکند	۹
۱۰	چو در خاکدان لحد خفت مرد	قیامت بیفشاند از روی گرد	۱۰
۱۱	سر از جیب غفلت برآور کنون	که فردا نماند بحسرت نگون ٭	۱۱

۱۲	تو چون خواہی آمد بشیر از در		سر و تن بشوی ز گرد سفر	۱۲
۱۳	پس اے خاکسارِ گنہ عنقریب		سفر کرد خواہی بشہر غریب	۱۳
۱۴	بران از دو سرچشمۂ دیدہ جوے		ور آلایشی داری از خود بشوی	۱۴

ترکیب شعر اول

خبر داری فعل مرکب با فاعل آز جار استخوان قفس بترکیب اضافی مجرور ملکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف آز جار محذوف این مبین محذوف کہ بیانیہ جان کو بترکیب اضافی مبتدا مرغ خبر است علامت جملہ اسمیہ یہہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نانش بترکیب اضافی مبتدا لفس خبر علامت جملہ اسمیہ لفظا است محذوف ۔ یہہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف یہہ دونو جملے معطوف علیہ اور معطوف بیان ہوا این مبین محذوف کا بیان و مبین ملکر مجرور جار مجرور ملکر معطوف اور معطوف علیہ مع معطوف متعلق خبرداری کے پس فعل و فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا بشرطیکہ خبرداری بطور استفہام ہو ورنہ خبریہ ہوگا ❖

ترکیب شعر دوم

چو حرف شرط رفت فعل مرغ اسکا فاعل آز جار قفس مجرور متعلق ہوئے رفت کے فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف نگست فعل لازم قید فاعل یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ و معطوف ملکر شرط نگردد فعل ناقص ضمیر مستتر جو مرغ کیطرف پھرتی ہے اسکا اسم صید خبر دگر صفت رہ موصوف ملکر مفعول فیہ ب جار سعی مضاف تو مضاف

الیہ ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوئے فعل ناقص کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ؎

ترکیب شعر سوم

نگہدار فعل مرکب با فاعل فرصت مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا عالم مبتدا ومی خبر ست رابط کا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف ومی مبتدا پیش دانا بترکیب اضافی ظرف متعلق بہ خبر کے از جار عالمی مجرور ملکر متعلق خبر مذکور ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر علت ہوئی کلام سابق کی ؎

ترکیب شعر چہارم و پنجم قطعہ بند

سکندر موصوف کہ بیان صفت واشت فعل ضمیر مستتر جو سکندر کیطرف راجع ہے اسکا فاعل حکم مفعول بہ بر جار عالمے مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل واشت کے اور وہ اپنی فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور موصوف مع اپنے صفت کی مبتدا اور جار آندم اشارہ ومشار الیہ ملکر اسم موصول کہ صلہ کا بگذشت فعل ضمیر مستتر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف گذاشت فعل ضمیر مستتر فاعل عالم مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ملکر صلہ ہوا موصول وصلہ ملکر مجرور ملکر متعلق ہوئے نبود فعل ناقص کے جو اگلے شعر مین ہے۔

نبود فعل ناقص این سبین محذوف کہ بیانیہ از جار او مجرور ملکر متعلق فعل ستانند کے ضمیر جسکا مرجع ملائکہ ہین اوسکا فاعل عالمے مفعول بہ

ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف و دہند فعل اور فاعل اسکا ضمیر مستتر جسکا مرجع وہی ملائکہ ہین شش ضمیر مفعول بہ مہلت مفعول ثانے و سے ظرف زمان مفعول فیہ فعل فاعل اور دونون مفعولون سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معہ معطوف بیان مبین معہ بیان اسم ہوا فعل ناقص نبود کا میسر خبر اور شش ضمیر مجرور معہ اپنے جار محذوف کی متعلق فعل ناقص کے وہ اپنے اسم و خبر و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی سکندر مبتدا کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ۞

ترکیب شعر ششم

بر فتند فعل ضمیر جمع جو راجع ہی مردم کیطرف وہ اسکا فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ و حرف عطف در رود فعل ہر کس اسکا فاعل انچہ اسم موصول کشت فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع ہر کس ہے فاعل آو ضمیر مفعول جسکا مرجع انچہ ہے اور را علامت مفعول بہ محذوف فعل فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول معہ صلہ مفعول بہ فعل در رود کا فعل فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف و حرف عطف محذوف نماند فعل ہیچ چیز مستثنی منہ محذوف بجز حرف استثنا نام موصوف نیکو معطوف علیہ و حرف عطف زشت معطوف ملکر صفت دونو ملکر مستثنے اور مستثنی منہ معہ مستثنے فاعل فعل نماند کا ملکر جملہ فعلیہ ہوکر دوسرا معطوف ہوا ۔

ترکیب شعر ہفتم

چرا حرف استفہام نہیم فعل با فاعل دل مفعول بہ بر جار این اشارہ ۔

کار وانکہ مشار الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر
جملہ فعلیہ ہوا کہ علت کا برفتند فعل یاران فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و
حرف عطف ما مبتدا بر جار رہ مجرور ملکر متعلق ہوئے لفظ موجود محذوف کے جو
خبر ہی یم علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معہ معطوف علت
ہوئی پہلے مصرعہ استفہام انکاری کی ٭

ترکیب شعر ہشتم

بوید فعل بوستان فاعل ہمین گل مفعول بہ پس مضاف آز علامت اضافت ما
مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف نشینند
فعل دوستان فاعل با جار یکدیگر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معطوف
ہوا ٭

ترکیب شعر نہم

منبد فعل با فاعل دل مفعول بہ اندر جار دلارام مضاف دنیا مضاف الیہ ملکر
مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معلول کہ علت کا ننشست فعل ضمیر مستتر راجع
بدنیا فاعل با جار کس موصولی بحذف یا کہ صلہ کا برنگند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل
دل مفعول بہ از جار او مجرور یہ دونو جو محذوف ہین ملکر متعلق ہوئے فعل
برنگند کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول معہ صلہ مجرور اور جار و مجرور متعلق
ہوئے فعل نشست کے یہہ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئے
معلول کی ٭

ترکیب شعر دہم

چو حرف شرط در جار خاکدان مضاف لحد مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق خفت فعل مرد فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بیفشاند فعل ضمیر مستتر جسکا مرجع مرد ہے فاعل قیامت مفعول فیہ گرد مفعول بہ از جار روے مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر یازدہم

برآور فعل با فاعل سر مفعول بہ از جار جیب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق کنون مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا نماند فعل ناقص ضمیر مستتر جسکا مرجع سر ہے اسکا اسم نگون خبر فردا مفعول فیہ ب جار حسرت مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا +

ترکیب شعر دوازدہم

چون حرف شرط خواہی آمد فعل با فاعل تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی ب جار شیراز مجرور در زائد ملکر شرط بشوی فعل با فاعل سر معطوف علیہ و حرف عطف تن معطوف ملکر مفعول بہ ز جار گرد مضاف سفر مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا +

ترکیب شعر سیزدہم

پس حرف عطف آے حرف ندا خاکسار مضاف گنہ مضاف الیہ ملکر منادی عن حرف جار عزلی قریب مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل خواہی کرد کے جو با فاعل ہے بسفر مفعول بہ ب جار شہر موصوف غریب صفت ملکر مجرور

ملکر متعلق سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ندا ہوا حرف ندا اور منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔

ترکیب شعر چہار دہم

بران فعل بافاعل آز جار دو عدد تمیز مضاف چشمہ مضاف الیہ ملکر سعد و ملکر مضاف دیدہ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق جوی مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف آز حرف شرط داری فعل بافاعل آلائیشی مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط شوی فعل بافاعل آز جار خود مجرور ملکر متعلق یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ اتنی ترکیب انشاءاللہ طلبہ کو ترکیب کہنے مین کافی ہوگی مگر اساتذہ کو مناسب ہے کہ اثنائے تعلیم مین جس فقرہ یا شعر کے ترکیب مشکل نظر آوے اسکو طلبہ کو سمجھا دیا کرین تاکہ مطلب بھی اچھی طرح اُنکے ذہن نشین ہوجائے اور ترکیب کہنے کی استعداد بھی زیادہ ہو۔

باب سوم مخففات و مقدرات و تصحیح الفاظ و ضمیمہ فوائد عجیبہ کے بیان مین

س کون کون الفاظ مخفف استعمال کئے جاتے ہین ج الفاظ مخفف کا نقشہ بترتیب حروف تہجی یہہ ہی۔

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
ارغنون ساز یعنی باجے کا نام	ارغن	افلاطون حکیم	فلاطون فلاطن
افغان	فغان	اکنون اب	کنون نون

انبوه	انبه گروه	زین راه که	زیرا که
اندوه	اندہ غم	ستوه	ستہ
انگاه	انگہ	شاه وباش	شاباش
استاد	استاد ستاد	شاهان شاه	شاہنشاه شهنشاه
اینک	نک	شکوه	شکہ
بوو	بدو بو	فراموش	فرامش فرمش فرموش
بیرون	برون	کوه	کہ
پنهان	نهان	گاه	گہ
چاه	چہ	گروه	گره
چون او	چنو	گوهر	گهر
چون آن	چنان	ماه	مہ
چون این	چنین	ناامید	نومید
چهل سال	چل سال	ناگاه	ناگہ
خاموش	خموش خمش خامش	ناگاهان	ناگهان
خورشید	خور	نهان	نهن
دامان	دامن	هرگز	هگز
دهان	دهن	هشتاد	هشتا
راه	ره	هفتاد	هفتا
زمین	زمی	هنوز	هنز - نوز

محففات عربیہ

اور کچھہ الفاظ عربی کے بھی فارسی مین مخفف مستعمل ہوتے ہین اُنکا نقشہ یہ ہے

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
الی آخرہ	الخ یا اہ	ظاہر	ظم
تعالے	تعم	علیہ السلام	عم یا ع
رحمہ اللہ	رح یا رہ	مقصود	مقص
رضی اللہ عنہ	رض	مطلوب	مط
صلی اللہ علیہ وسلم	صلعم یا ؐ	مصنف	مص
صحیح	ص		

فائدہ اور یہہ قاعدہ عام ہے کہ تخفیف کے لئے کلمہ کے شروع کا حرف لکھ دیتے ہین مثلاًت ترجمہ کے لئے س سوال کے لئے ج جواب کے لئے ش شرح کے لئے ف فائدہ کے لئے ن نسخہ کیواسطے وغیرہ *

س فارسی مین کون سے الفاظ مخفف شمار کئے جاتے ہین اور کون سے اصلی اور کون سے اصلی اور مخفف باہم درجہ مساوات کا رکھتے ہین ج مخفف جیسے چنان چنین ۔ چون ۔ ناگاہ ۔ ناگہان ۔ دامن ۔ اصلی جیسے ۔ کوہ ۔ شکوہ ستوہ ۔ انبوہ ۔ ہنوز ۔ ہرگز ۔ اور اکنون ۔ کنون ۔ خاموش خموش ۔ فراموش ۔ فرامش ۔ یہہ الفاظ درجہ مساوات کا رکھتے ہین ۔

س کون کون الفاظ کس کس مقام پر مقدر ہوتے ہین ج قبل لفظ یک کے مقدار مقدر آتا ہے ع غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش * اور بعد با کو وجود کبھی با چنین گوہر خانہ خیز * یعنی با وجود اور کبھی وقت قرینہ جملہ مقدر ہوتا ہے ع

شب چو عقد نماز بر بندم ✤ چه خورد بامداد فرزندم ✤ یعنی ازین خیال خاطرم پریشان میشود چه خورد الخ - اور کبھی بعد شرط کی جزا مقدر ہوتی ہے جیسے ؎ گر آید بیاری گری شہریار ✤ یہان لفظ فہو المراد جو اس شرط کے جزا ہے مقدر ہے کبھی ایک مصرعہ مین ایک لفظ لاتے ہین اور دوسرے مین اُسکو مقدر مانتے ہین ؎ ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند ✤ روز میدان آنکہ بگریزد بخون لشکری ✤ یہان مصرعہ ثانی کے آخر مین بازی میکند مقدر ہے اور جب بار موحدہ آغاز کتاب مین آوے تو ابتدا میکنم یا آغاز میکنم مقدر مانا جاویگا جیسے ؎ بنام بزرگ ایزد داد بخش ✤ اور کبھی بمقام دعا لفظ باد مقدر ہوتا ہے جیسے ؎ یاس و امید محبان تو مقصود انگیز ✤ ضمیمہ فوائد عجیبہ فائدہ الفاظ ذیل اکثر صرف زینت کلام کے لئے آتے ہین اونکے معنے کچھہ نہین لئے جاتے

سر مر بر در مگر گاہ ہم ہمی یکی یک از را فرا فرود است درون اندرون اندر دگر ہمیدون آن این باز خود بس برون مس

ہست نیست باد نگہت شگوفہ رستم نوشیروان بغداد کنجشک دیباچہ غنچہ داور نظارہ تنور غم ہسم زقوم حنا - یہہ لفظ اصل مین کیا تھے ج ہست اصل مین الیست - اور نیست - نہ الیست - باد - بود - نگہت - نکہت بکاف تازی - شگوفہ - شکوفہ بکاف تازی - رستم - رستم - بفتح را نوشیروان - نوشین روان - بغداد - باغداد - کنجشک - گنجشگ بکاف فارسی - دیباچہ - دیباچہ - غنچہ - غنجہ بجیم تازی - داور - داد ور - نظارہ - نظّارہ بتشدید ظاء - تنور - تنّور - بتشدید نون - غم - غمّ - جمّ بہ تشدید میم - زقوم - زقّوم

بتشدید قاف ۔ حنا ۔ حناٗ اصل مین ہے س گرسنہ ۔ سخن ۔ کہن ۔ پہن ۔
مشک ۔ گستن ۔ برہنہ ۔ مدہوش ۔ خفر ۔ ان الفاظ کا صحیح تلفظ کیا ہی ج
گرسنہ بسکون او فتح سین اور بفتح را و سکون سین دونو طرح صحیح ہے اور ایسے ہی لفظ
سخن بفتح خا و ضم خا اور علی ہذا القیاس لفظ کہن اور پہن بسکون ہا ہوز اور بفتحہ
دونو درست ہی مشک بضم میم و کسر میم دونو طرح صحیح ہی گستن بضم کاف
و فتح سین برہنہ بفتح را و سکون را دونو طرح مدہوش بواو معروف خفر بفتح اول
و کسر ثانی صحیح ہی اگرچہ یہہ لفظ بکسر اول و سکون ثانی بہی مستعمل ہے س بوالہوس
اور استغنا ضعفا ۔ صحرا وغیرہ الفاظ عربی کے رسم خط کیا ہے ج اول
بدون واو اور الف کے یعنی بلہوس اور استغنا اور اوسکی امثال بدون ہمزہ
لکہی جاتی ہین لیکن حالت اضافت اور وصفیت مین یہہ ہمزہ لکہا جاتا ہی جیسے فقراء
اور صحراء فراخ اور کبہی اس ہمزہ کو ی سے تبدیل کر لیتے ہین جیسے ضیای منزلی
صفای شہر س کیا تابع مہمل فارسی مین بہی مستعمل ہے ج ہان جیسے شب تب
مال مال ۔

قاعدہ جس فعل کے اول مین الف ہو اگر اوسپر ب یا ن یا میم نہی لاوین تو الف
خواہ ی سے بدل جاویگا جیسے بیفگن یا حذف ہو جاویگا جیسے بفگن ۔

س کلمات فارسی پر جو ب آتی ہے اوسکے پڑہنے کا کیا قاعدہ ہے ج اگر ب
افعال پر آویگی تو اوسکی دو حرکتین ہونگی کسرہ یا ضمہ ۔ اسطرح کہ اگر فعل مذکور
کے شروع حرف پر کسرہ یا فتحہ ہوگا تو ب کو کسرہ ہوگا ورنہ ضمہ اور اگر ب
اسما پر داخل ہوگی تو ترکیب فارسی مین ہمیشہ مفتوح ہوگی ۔

جیسے بجنسا اور ترکیب عربی مین مکسور جیسی بجنسہ اور حروف پر جب نہین آتی ہو س
اشباع اور امالہ کی تعریف اور مثال کیا ہے ج اشباع کسی حرکت کو اتنا
بڑھانا کہ اوسکے موافق حرف علت اوسمین سے پیدا ہو جاوے یعنی فتحہ سے
الف اور کسرہ سے ی اور ضمہ سے واو - اور امالہ اوسکو کہتے ہین کہ الف کے
ماقبل کا فتحہ اتنا جھکاوین کہ الف ی مجہول کی صورت پیدا کرے جیسے رکاب کو
رکیب کہین -

قاعدہ اگر دو کلمون مین اول کا حرف اور دوسرے کا شروع حرف ایک ہی ہو
یا قریب المخرج تو اونکو مرکب کرنے مین ایک کا حذف کرنا درست ہی جیسی سپیدلو
اور زرو تر - اور کبھی ادغام کرتے ہین جیسے شپر

س ترکیب توصیفی اور اضافی مین کیا فرق ہے ج لفظون مین کچھ فرق نہین
ایک ہی طرح کے ہوتے ہین مگر متقدمین فرق کے واسطے موصوف کے آخر مین
ی مجہول زیادہ کر دیتے تھے لیکن اب متروک ہی اور بعض الفاظ مین اب بھی
مستعمل ہی جیسے تنی چند اور فرق معنوی ظاہر ہے س ان مرکبات کو اگر قلب
کرین تو کیا اثر ہوتا ہے ج صفت اور مضاف الیہ اگر متقدم ہو جاوینگے تو انکے
آخر مین کسرہ نہ رہیگا جیسے مضاف اور موصوف کے آخر مین ہوتا اگر وے متقدم
ہوتے اس پہلی ترکیب کو مستوی کہتے ہین اور پہلے کو مقلوب س صفت
کتنی طرح کی ہی ج دو طرح کی ایک صفت بحال موصوف اور دوسری صفت بحال
متعلق موصوف صفت بحال موصوف وہ ہے جس سے خود موصوف کے
بھلائی یا برائی معلوم ہو جیسے مرد نیک اور بحال متعلق موصوف وہ ہے جو

موصوف کے کسی متعلق چیز کا حال بیان کرے جیسے مرد خوش لباس س تَ جو
عربی کے مصدرون کے آخر مین ہوتی ہو فارسی مین کسطرح لکھی جاتی ہے ج
فارسی مین لمبی تَ لکھی جاتی ہے اور عربی مین ہاء مختفی کے صورت پر بھی لکھی
جاتی ہو لیکن اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ اسمین لمبی ت لکھنے سے جمع کیصورت
نجاتی ہو تو اوسمین فارسی والے بھی گول ۃ لکھتے مین جیسے صلوٰۃ کہ اسکی جمع
صلوات ہو پس مفرد مین اگر تَ لمبی ہو تو جمع کیصورت ہو جاوگی اسواسطے
اسکو گول لکھتے مین اور مصدر مفاعلت کی ت بھی گول ہوگی اگر اردو مین وہ
مصدر مذکر ہوگا جیسے معاملہ۔ لیکن تلفظ مین ہیہ ۃ ہای مختفی پڑھی جائیگی اور نقطی
اسپر نذی جائینگی اور مصدر اگر بمعنی صفت ہو جائیگا تب بھی گول اور بے نقطہ
ہوگی جیسے زیادہ ٭

قاعدہ جب دو کلمون مرکب کو فارسی مین لکھتے مین تو اگر انمین پہلا کلمہ حرف
ہوگا تو اوسکو متصل لکھین گے جیسے علیحدہ اور انشاء اللہ ورنہ جدا لکھی جاوینگے
جیسے حق سبحانہ ٭

قاعدہ جن کلمات عربی کے آخر مین الف مقصورہ ہو یا جن مصدرون کے
آخر مین ی ہو اونکو فارسی والے الف سے لکھنا جائز سمجھتے ہین جیسے ماجری اور
تمنی کو ماجرا اور تمنا لکھتے مین۔

قاعدہ جن کلمات کے آخر مین الف ہوتا ہو جب انکو مضاف یا موصوف
کرین تو انکے آخر مین ی یا ہمزہ زائد ہوتا ہے جیسے پاے من اور فقراء
دہر ٭

قاعدہ ذوی العقول کو کدام اور کس اور کہ سے بولتے ہین اور جسمین عقل نہو اوسکو چیز اور چہ سے بیان کرتے ہین جیسے کہ مے آید چہ میخوری ٭

س جامد اور متصرف مین تمیز کیا ہے ج یہ فرق ہے کہ جامد کی گردان بدون استعانت کردن یا شدن یا ایسے ہی مصدرون کے نہین آسکتے اور متصرف کی گردان ہو سکتی ہے س استفہام کی کتنی قسمین ہین ج تین قسمین۔ اول استخباری جس سے صرف پوچھنا مقصود ہو جیسے چہ میکنی۔ دوم اقراری جس سے مضمون کا ثبوت پایا جاوے جیسے ع چرا نستانی از ہر یک جوی سیم یعنی بستان۔ سوم انکاری جس سے مضمون کی نفی معلوم ہو جیسے ع چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ٭ یعنے عاقل کاری نکند کہ آخر کار نادم شود ٭

قاعدہ کبھی ماضی وغیرہ فعل کو مجازاً مصدر یا دوسرے افعال کی جگہ بول دیتے ہین جیسے بادشاہی پسرے داشت یعنے سیداشت ٭

قاعدہ نون اور بار موحدہ کسی کلمہ مین متصل آدین آن دونون کو میم مشدد یا مخفف سے بدلنا جائز ہے جیسے سنب اور دنبل کو سم اور دمل کہنا جائز ہے۔

قاعدہ فارسی مین کبھی ایک لفظ کے دو معنی ایسے ہوتے ہین جو ایک دوسرے کی ضد ہون جیسے فراز بمعنے کشادہ و بند اسیطرح ایک لفظ مفرد اور جمع دونون طور سے آتا ہے جیسے مردم دشمن۔ اسیطرح افعال مین لازم اور متعدی دونون ہوتے ہین جیسے سوختن بمعنے جلنا اور جلانا ٭

س کس صورت مین صیغہ مفرد کیجاے جمع بولنا درست ہے ج غیر ذیروح مین

جمع کے لئے مفرد بھی استعمال کرنا درست ہے جیسی ع صد سوال از من بحشر رفت و از جایم نبرد سں لفظ نا اور بے جو واسطے نفی کے ہین اون مین کیا فرق ہو ج فرق یہ ہے کہ لفظ بے اسم پر آتا ہے اور نا صفت پر جیسے بیوقوف اور نامردیا طرح لکھو کہ نا جس اسم پر آتا ہے وہ اسم کسی ذات پر خود بولا جا سکتا ہے اور بے کے بعد کا اسم بدون کسی اور لفظ کے ملائے کسی ذات پر نہین بولا جا سکتا مگر نامراد اور ناامید اور ناکام اور ناچار اور ناگزیر شاذ ہین ٭ قاعدہ فارسی مین اُن لفظونکو جو آخر مین تشدید رکھتے ہون مخفف بولنا جائز ہے اور کہین ضرورت کیوقت تشدید ظاہر کر دیتے ہین جیسی خاص و عام و غم و ہم قاعدہ فارسی مین حرف مشدد نہین آتا ہی مگر فرخ اور خرم مین شاذ ہے ہان ضرورت کیواسطے حرف مخفف کو مشدد کر دیتے ہین جیسے ع نبرد قز نرم را تیغ تیز ۔ اور زر کی نسبت مین زرین کہتے ہین ۔

قاعدہ توانستن کا مضارع تواند ہے مگر اوسکی جگہہ توان بدون دال کے بہی بولتے ہین جیسے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ٭ اور متقدمین نے تان بحذف واو بہی استعمال کیا ہے ۔

قاعدہ تواند اور باید اور شاید اور خواہد کے بعد ماضی اور مصدر دونوکا استعمال جائز ہے جیسے ع چو آنجا رسی سجدہ خواہی شدن ٭ اور ع توان بحلق فرو بردن استخوان درشت ۔

باب چہارم اوزان مصادر عربی و مشتقات آنہا و اقسام جمع و بیان تثنیہ و تصغیر

مضمون اس باب کا مین قواعد اردو حصہ چہارم مولفۂ اوستادی جناب مولوی محمد احسن صاحب سے نقل کرتا ہون ❊

اب چونکہ مصدر اور اسماء مشتقہ عربی کے بھی فارسی زبان مین مستعمل ہوتے ہین لہذا اس جگہ اوسقدر بیان مصدرون اور اسماء مشتقہ کا کیا جاتا ہے جو فارسی والون کو مفید ہو اور اسکا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ جو طور کہ جلد سمجھ مین آنے کے لائق جانا اسطرح پر لکھا پس جاننا چاہیے کہ عربی کے فعل دو قسم ہین اوّل ثلاثی یعنے سہ حرفی اور دوسری رباعی یعنی چارحرفی اور ثلاثی کی دو قسم ہین ایک مجرد یعنی خالص جسکے ماضی مین تین حرف اصلی ہون جیسے عدل کہ اسکی ماضی مین ع د ل حروف اصلی ہوتے ہین واضح ہو کہ اہل عرب نے تین حرف ف ع ل اوّل اور دوم اور سوم کی جگہہ مقرر کئے ہین اور سب الفاظ کے اصلی حروف کی پہچان یہی رکھی ہی کہ جب اُنکی حرکات اور سکون کو ان تینون حروف کی حرکات اور سکون سے مقابل کرین تو جو حرف ف یا ع یا ل کے مقابل پڑیگا اوسکو اصلی کہین گے ورنہ زائد ۔ اور دوسری مزید یعنی زیادہ کی ہوئی جسکی ماضی مین تین حرف سے زائد ہون جیسے معاولہ کہ اسکی ماضی مین ع د ل کے سوا ایک الف بھی آتا ہے اسیطرح رباعی بھی دو قسم ہے مجرد اور مزید ۔ مجرد کی ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین جیسے ترجمہ کہ اسکے ماضی مین ت ر ج م حروف اصلی آتے ہین اور مزید کی ماضی مین چار سے زیادہ جیسے تزلزل کہ اسکے ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین ۔ پس ثلاثی مجرد

کے مصدر عربی مین بہت طور سے آتے مین اور بعضون نے پینتیس وزن
حصر بھی کئے ہین مگر یہہ حصر کلی نہین اور مین اسجگہ وہ مصدر بیان کرتا ہون جو کثرت
سے مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون ۔
جاننا چاہئے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے مجرد اور مزید کہلاتے
ہین چنانچہ مصدرون ثلاثی مجرد مین باوجودیکہ ایک حرف یا دو تین کی زیادتی
بھی ہو جاتی ہے مگر چونکہ انکی ماضی ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہے اسلئے وہ مصدر
ثلاثی مجرد کے کہلاتے ہین اور انمین تین حرف اصلی ہوتے ہین اور
باقی زائد حروف اصلی کو مادہ و مجرد کہتے ہین اور پہلے گذر چکا ہے کہ حروف
اصلی وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہوتے
ہین پس جو مصدر کہ انمین زیادتی نہین انکے چھہ وزن ہین تین تو فَعْل
بسکون عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے قَتْل اور فِسْق اور شُغْل
اور تین بفتحہ عین اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے طَلَب اور ہُدیٰ
اور صِغَر اور جن مین زیادتی ہوتی ہے پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہے
مثلاً پہلے تینون وزنون مین اگر آخر کو ت بڑھاوین تو فعلت بسکون عین اور
حرکات ف کے ہو جاویگا جیسے رَحْمَت اور رِحلت اور قُدرت اور ایک
مصدر بفتحہ فا و عین بھی آتا ہے جیسے حرکت اور ایک بفتحہ فا و کسرہ عین جیسے
سَرِقَہ یہہ ت جو مصدر کے آخر مین زائد ہوتی ہے عربی مین بشکل (ة)
کے لکھی جاتی ہے یا انہین وزنون مین آخر کو الف مقصورہ زیادہ کرین تو
فعلی بسکون عین و حرکات ف کے ہوگا جیسے دَعوی اور ذِکری اور بُشری

یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کرین تو فِعَال ہوگا اس صورت مین عین مفتوح
رہے گا اور ف پر سب حرکات آوین گے جیسے سلام اور قیام اور دعا، اس
پچھلے مصدر دعا رمین بعد الف کے واو ہے جو الف کی جہت سے ہمزہ
ہو گیا اور یہہ ایک قاعدہ کلیّہ ہے کہ الف کے بعد واو اور یٓ ہمزہ سے بدل
جاتی ہین اور فارسی والے ایسے مصدرون مین بدون اضافت کی ہمزہ نہین
لکھتے مثلاً بولتے ہین ع زین دعا ہا براجابت منت بسیار باد ٭ بدون ہمزہ
کے آور یا عین کے بعد واو معروف زیادہ کرتے ہین اس صورت مین فٓ
کو ضمہ ہوگا جیسے حصول اور دخول اور ایک دو مصدرون مین فتح بھی آیا
ہے جیسے قبول آور کبھی ف کو ساکن کرکے میم مفتوح اول مین لاتے ہین
اور عین کو فتحہ یا کسرہ پڑہتے ہین یعنی مَفعَل جیسے مَدخل اور مرجِع آور کبھی دو
حرف زیادہ ہوتے ہین یا تو الف و نون آخر مین جیسے فعلان بسکون عین
وضمہ وکسرہ فا جیسے غفران اور حرمان یا بفتحہ فا وعین جیسے خفقان
آور یا الف بعد عین کے اور ت آخر مین ہو تو فِعَالت ہوگا بحرکات
ف جیسے سعادت اور حکایت اور نہایت آور یا واو معروف بعد
عین کے اور ت آخر مین ہو اس صورت مین ف کو ضمہ ہی ہوگا
جیسے صعوبت آور یا میم مفتوح اوّل مین اور ت آخر مین ہو تو
مَفعَلت بسکون فا و فتحہ عین ہوتا ہے جیسے مرحمت اور کبھی عین کو
ضمہ بھی آتا ہے جیسے مملکت اور اکثر ثلاثی کے مصدرون کو اس وزن
مین لا سکتے ہین جیسے حمد کو محمدت اور کرم کو مکرمت وغیرہ اور کبھی

تین حرف زیادہ ہوتے مین الف بعد عین اور یاے مفتوح اور ت آخر مین
اس صورت مین لام کلمہ مکسور پڑہا جاویگا جیسے رفاہیت اور کراہیت بفتحہ ف
اور کبھی الف کی جگہہ واو ہوتی ہے جیسے طفولیت ۔
پس ثلاثی مجرّد کے مشہور مصدر انہین وزنون پر آتے مین اب ثلاثی مجرّد کے
اسما مشتق کو سُننا چاہیے کہ حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور
اسم فاعل وزن پر لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہے یعنی اگر ثلاثی مجرد کا اسم
فاعل معلوم کرنا چاہو تو اُسکے حروف اصلی کو لیکر ف کے آگے الف علامتِ
فاعل زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بنجاویگا مثلاً
قدرت سے اسم فاعل بناوین تو اوّل اُسکے اصلی حرف ق د ر ہوئے
انپر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے اسیطرح
اورونکو قیاس کرنا چاہیے اور یہان تین باتونکا یاد رکھنا چاہیے ۔
اول یہہ کہ اگر عین کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورت ی لکھا جاویگا اور ہمزہ
بولا جاویگا جیسے قول سے قائل اور بیع سے بائع دوم یہ کہ عین اور لام کلمہ
اگر ایک ہی حرف ہون گے تو اسم فاعل مین ایک بولا جاویگا جیسے خصوص
سے خاص تیسرے یہہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر واو یا ہمزہ ہوگا تو وہ فارسی
کے اسم فاعل مین ی پڑہا جاویگا جیسے خلوت سے خالی اور قراءت سے قاری
اور اگر صیغہ واحد مونث بناوین تو آخر مین گول ۃ زیادہ کرین اور گول ۃ فارسی
مین ہاے مختفی کے طور پر لکھی پڑہی جاتی ہے جیسے قادر واحد مذکر
ہے تو قادرۃ واحد مونث ہوگا اور اسم مفعول

ان مصدرون کا اسطرح بنتا ہے کہ حروف اصلی لیکر میم مفتوح اول مین اور واو
معروف بعد عین کے زیادہ کرین تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہو جاویگا
جیسے رحمت سے اسم مفعول بناوین تو اُسکا مادّہ جو رحم ہے اُسپر ترکیب مذکورہ
بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا یہان دو قاعدون کا
یاد رکھنا چاہیے اوّل یہہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہوگا تو اوسکا اسم
مفعول بحذف عین بروزن مفول آویگا جیسے قول سے مقول اور اسی طرح
اگر عین کلمہ ی ہوگا تو بروزن مفیل بکسر فا آویگا جیسے بیع سے مبیع دوسرے
یہہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واو ہوگا تو اسم مفعول بحذف یک واو بروزن
مفعوّ آویگا جیسے دعوت سے مدعوّ اور اسیطرح اگر لام کلمہ مین یٓ ہوگی
تو اسم مفعول بروزن مفعی بکسر عین آویگا جیسے رعایت سے مرعی اور
اگر اسکے آخر مین ۃ ملائی جاویگی تو وٓ اور یٓ مشدد پڑھی جاوینگی
جیسے مدعوّۃ اور مرعیّۃ اور صیغہ موئنث اسم مفعول مثل اسم فاعل
کے سمجھنا چاہیے۔

اسم آلہ اس طرح بنتا ہے کہ حروف اصلی پر میم مکسور اول مین لگاکر عین کو
فتحہ دیتے ہین تو مفعل ہوتا ہے جیسے منبر اور کبھی ۃ آخر مین زیادہ کردیتے
ہین تو مفعلہ ہوتا ہے جیسے منطقہ نطاق سے اور کبھی بعد عین کے الف زیادہ
کرتے ہین تو مفعال ہوتا ہے جیسے قرض سے مقراض اور فتح سے
مفتاح۔

اسم ظرف حروف اصلی پر اوّل مین میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ

یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین اہل زبان سے سننے پر منحصر ہے جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو زائد کرتے ہین مثلاً مدرسہ اور اگر لام کلمہ مین حرف علت ہوگا تو اسم ظرف مین الف پڑھا جاوے گا جیسے سعی سے مسعیٰ اور رعایت سے مرعیٰ ۞

اسم حالیہ کا کوئی وزن خاص عربی مین نہین اسم فاعل اور اسم مفعول اور صیفت کے وزن پر آتا ہے ۞

اسم تفضیل عربی کا اسطرح بناتے ہین کہ مادہ کے اول مین الف مفتوح لگاتے ہین اور عین اور لام کو فتحہ سے ملاتے ہین جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مونث بنانا چاہین تو ف اور عین کو ضمہ سے ملادین اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کرین جیسے حسن سے حسنےٰ اور اگر مصدر مین لام کلمہ واو یا ی ہوگا تو وہ اسم تفضیل مین الف مقصورہ لکھا پڑھا جاوے گا جیسے علو سے اعلےٰ اور شکایت سے اشکےٰ اور یاد رہے کہ اسم تفضیل رنگ اور عیب کے معنے والے الفاظ سے نہین بنتا یعنے اون سے اگر وزن مذکور بنتا ہے تو صرف صفت پر دلالت کرتا ہے نہ تفضیل پر جیسے احمر یعنے سرخ ہے اور اعرج یعنے لنگ ہے زیادہ سرخ اور زیادہ لنگ مراد نہین ۞

صفت مشبہہ اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہے مگر اوسکے بنانیکا کوئی طریق کلیہ نہین سوائے وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہون کہ اون مین معنی وصفی پائے جاتے ہون وہ صفت مشبہہ کہلاتے ہین مگر یہان چند

اوزان اسکے لکھدے جاتے ہین جو فارسی مین اکثر آتے ہین وزن اسکے یہہ ہین
فعل بسکون عین و حرکات ف جیسے صعب اور صفر اور صلب اور فعل
بفتحہ فا و فتحہ و کسرہ عین جیسے حسن اور خشن اور افعل مثل اسم تفضیل
جیسے احمر اور اسود یہہ وزن رنگ اور عیب مین بہت مستعمل ہے
جیسے ابیض اور اعرج وغیرہ اور فیعل بفتحہ فا و کسر عین جیسے
میت اور سید اس مین عین کلمہ اکثر و ہوتا ہے اور فعال
بفتحہ و ضمہ فا جیسے جبان اور شجاع اور فعیل جیسے شریف یہہ
وزن بہت آتا ہے ایسے مصدرون مین جو اختیاری نہون جیسے کریم
کرم سے اور حسین حسن سے اور فعول بفتحہ فا جیسے صبور اور فعلان
بفتحہ فا و ضمہ فا و سکون عین جیسے عطشان اور عریان اور فعال
بفتحہ فا و تشدید عین اور یہہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہے جیسے کذاب
یعنی بہت دروغگو حد سے زیادہ اور کبھی اس مین ہ بھی زیادہ کرتے ہین
جیسے علامہ حد سے زیادہ جاننے والا اور نیز نام پیشہ والون کے اکثر
اسی وزن پر ہوتے ہین جیسے صراف بزاز بقال نجار وغیرہ اب ثلاثی
مزید کے مصدرون کو سننا چاہئے کہ جو مصدر کہ فارسی مین بہت
مستعمل ہین وہ آٹھ ہین اول افعال بکسر الف و سکون فا پس جس مصدر
ثلاثی مجرد کو اس وزن پر بنانا چاہین اوسکے حروف اصلی کے اول مین
الف مکسور لگانا چاہئے اور ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہئے وزن
افعال کا ہوجاویگا مثلاً کرامت سے اگر افعال بنا دین تو اوسکے حروف